روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۲۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۶/۴۱ | بدھ ۱۸ محرم الحرام ۱۴۱۲ھ، ۳۱ وفا ۱۳۷۰ہش، ۳۱ جولائی ۱۹۹۱ء | نمبر ۱۶۹

محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب کیلئے خصوصی دعائیں جاری رکھیں

ربوہ ۳۰ جولائی: محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر امور عامہ کی صحت کے بارے میں آج دن کے ساڑھے بارہ بجے موصول ہونے والی اطلاع کے مطابق محترم صاحبزادہ صاحب کی طبیعت خدا کے فضل سے مسلسل بہتر ہو رہی ہے۔ انہیں اب تھوڑا بہت چلنے پھرنے کی اجازت دے دی گئی ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ محترم صاحبزادہ صاحب کی صحت یابی کے لئے خصوصی دعائیں کرتے رہیں۔ مولا کریم اپنے فضل سے صاحبزادہ صاحب کو کام کرنے والی لمبی عمر عطا کرے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"اب مثلاً عفو ہی ایک اخلاقی قوّت ہے۔ اس کے لئے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ آیا عفو کے لائق ہے یا نہیں۔ مجرم دو قسم کے ہوتے ہیں۔ بعض تو اس قسم کے ہوتے ہیں کہ اُن سے کوئی حرکت ایسی سرزد ہو جاتی ہے جو غصّہ تو دلاتی ہے، لیکن وہ معافی کے قابل ہوتے ہیں اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ اگر اُن کی کسی شرارت پر چشم پوشی کی جاوے اور اُن کو معاف کر دیا جاوے تو وہ زیادہ دلیر ہو کر مزید نقصان کا باعث بنتے ہیں۔ مثلاً ایک خدمت گار ہے جو بڑا نیک اور فرمانبردار ہے۔ وہ چائے لایا۔ اتفاق سے اُس کو ٹھوکر لگی اور چائے کی پیالی گر کر ٹوٹ گئی اور چائے بھی مالک پر گر گئی۔ اگر وہ اُس کو مارنے کے لئے اُٹھ کھڑا ہو اور تیز اور تُند ہو کر اُس پر جا پڑے، تو یہ سفاہت ہو گی۔ یہ عفو کا مقام ہے، کیونکہ اس نے عمداً شرارت نہیں کی ہے اور عفو اس کو زیادہ شرمندہ کرتا اور آئندہ کے لئے محتاط بناتا ہے، لیکن اگر کوئی ایسا شریر ہے کہ وہ ہر روز توڑتا ہے اور یوں نقصان پہنچاتا ہے تو اس پر رحم یہی ہو گا کہ اُس کو سزا دی جائے۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۹۰)

سانحہ ارتحال

○ مکرم کرنل نصر اللہ خان صاحب ابن مکرم چوہدری شمشاد علی خان صاحب مورخہ ۲۰ جولائی کو وفات پا گئے۔ ان کی میت کراچی سے ربوہ لائی گئی اور ۲۱ جولائی کو بعد نماز عصر بیت المبارک میں مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی موصوف محترمہ امۃ الحئی صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کے ماموں تھے۔ فوج سے ریٹائرمنٹ کے بعد لمبا عرصہ تک ہوٹل انٹر کانٹی نینٹل لاہور اور بعد میں ہوٹل انٹر کانٹی نینٹل کراچی کے جنرل مینیجر رہے۔

○ مکرم حکیم ظفر احمد صاحب سنوری مورخہ ۲۵ جولائی کو ۷۷ سال کی عمر میں کوئٹہ میں وفات پا گئے۔ بوجہ موصی ہونے کے میت ربوہ لائی گئی اور مورخہ ۲۶ جولائی کو بعد نماز مغرب بیت المبارک میں مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے نماز جنازہ پڑھائی اور بعد از تدفین بہشتی مقبرہ میں دعا بھی کروائی۔

موصوف مکرم شبیر احمد صاحب فاروقی آڈیٹر جنرل جماعت احمدیہ (مقیم لندن) کے والد اور حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری رفیق حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے داماد تھے۔

احباب ان کی بلندیٔ درجات کیلئے دعا کریں۔

دوسروں کیلئے دعا مانگنے سے اصلاحِ نفس اور قربانی کا مادہ پیدا ہوتا ہے

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیّدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

"ان ایام میں خصوصیت سے دعائیں کرو۔ اور صرف اپنے نفس کو ہی مدنظر نہیں رکھنا چاہئیے بلکہ (دین حق) اور سلسلہ کی ترقی، (دین حق) اور سلسلہ کی کامیابی کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں۔ ہم اس وقت ایک جنگ میں ہیں۔ اور جنگ کے موقعہ پر شخصی ضرورتوں کو قومی ضرورتوں پر قربان کر دیا جاتا ہے۔ جس طرح جنگ کے موقعہ پر یہ نہیں دیکھا جاتا کہ کسی کا اکلوتا بیٹا ہے یا دس یا پانچ بلکہ قوم کی خاطر قربانی کا سوال ہوتا ہے۔ اسی طرح (دین حق) کی عظمت کا سوال ہے۔ اور خصوصیّت سے (دینِ حق) کی خدمت کی ضرورت ہے۔

پھر ایک طریق دعا کرنے کا یہ بھی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دعا کرتے وقت اپنے بھائیوں کو یاد رکھا کرو۔ یہ منع ہے کہ کوئی شخص اپنے لئے دعا نہ مانگے اور صرف دوسروں کے لئے مانگے اپنے لئے بھی مانگنی چاہیئے۔ مگر جب دوسروں کے لئے مانگتا ہے تو فرشتے اس کے لئے دعا مانگتے ہیں۔ جو شخص یہ کہے کہ میں دوسروں کے لئے ہی دعا مانگتا ہوں وہ غلطی کرتا ہے۔ اس میں کبر پایا جاتا ہے۔ گویا وہ اپنے آپ کو خدا کا محتاج نہیں سمجھتا۔ سو اپنے لئے بھی دعا مانگو اور دوسروں کے لئے بھی، اس سے اصلاحِ نفس اور قربانی کا مادہ بھی پیدا ہوتا ہے۔ کیونکہ جب ہم خدا تعالیٰ سے کہتے ہیں کہ ہمارے فلاں بھائی کو یہ دے، وہ دے تو کیا جب موقعہ ہوگا، ہم خود حتی الامکان اس کی مدد کریں گے؟ ضرور کریں گے ورنہ ہماری دعا جھوٹی ہوگی۔ اس طرح دعا کرنے سے قومی نظام مضبوط ہوتا ہے۔

پس جماعت کے سب بھائیوں کے لئے، مصیبت زدوں کے لئے اور ان کے لئے بھی جو ابتلاء میں ہوں، خواہ وہ ابتلاء روحانی ہوں، ان کے لئے مجموعی طور پر ان کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں تاکہ ملائکہ ہمارے لئے دعا کریں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲ مارچ ۱۹۲۸ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۳۱ر وفا ۱۳۷۰ ہش ۳۱ر جولائی ۱۹۹۱ء

بزرگوں کی صحبت

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے، فرماتے ہیں:۔

"بے شک اگر آپ کے دل میں اہلِ دل لوگوں کے ساتھ محبت نہ ہو تو آپ ہمارے پاس کیوں آتے اور ایک دُنیا دار کو کیا ضرورت پڑی ہے کہ وہ ایک دُنیا سے الگ گوشہ نشین کے پاس جاوے۔ مناسبت ایک ضروری شئے ہے اور اصول تو یہ ہے کہ جبکہ انسان ایک فنا ہونے والی ہستی ہے اور موت کا کچھ بھی پتہ نہیں کہ کب آجاوے اور عمر ایک ناپائیدار شئے ہے۔ پھر کس قدر ضروری ہے کہ اپنی اصلاح اور فلاح کی فکر میں لگ جاوے۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ دُنیا اپنی دُھن میں ایسی لگی ہے کہ اس کو آخرت کا کچھ فکر اور خیال ہی نہیں۔ خدا تعالیٰ سے ایسے لاپرواہ ہو رہے ہیں گویا وہ کوئی ہستی ہی نہیں۔"

بزرگوں کی صحبت میں وقت گزارنے کے اس سے زیادہ کیا فوائد بیان ہوں گے۔ یہی اصلاح و فلاح کا ذریعہ ہے اور یہی آخرت سنوارنے کا۔ اس سے انسان اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرسکتا ہے اور اس تعلق کو بڑھا سکتا ہے اور مضبوط و مستحکم کر سکتا ہے۔ بزرگوں کی صحبت سے فائدہ اٹھانے کی خواہش اور اس خواہش کا پورا کرنا اس بات کی بھی دلیل ہے کہ انسان کے دل میں نیکی ہے بزرگی ہے۔ اور خدا اور خدا کے بندوں سے تعلق اور رابطہ پیدا کرنے کی اہلیت ہے۔ حضرت اقدس نے مناسبت کا ذکر فرمایا ہے اور اور مناسبت ہی سب سے پہلی شرط ہے۔ اس مناسبت کے لئے کوشش کی ضرورت ہے۔ انسان اپنی زندگی کا تجزیہ کرے اور دیکھے کہ وہ کن لوگوں کی طرف میلان رکھتا ہے اگر تو اس کا میلان بزرگوں اور نیک لوگوں کی طرف ہے تو اپنے آپ کو مبارک باد دینے کا مستحق ہے کیونکہ بزرگوں کی صحبت میں وقت گزارے گا اور اپنی اصلاح اور بہبود کے سامان مہیا کرے گا۔

حضرت اقدس کا یہ ارشاد ہمیں اس بات کی طرف بھی متوجہ کرتا ہے کہ ایک حقیقت جو اٹل ہے اور جس کا نام موت ہے اس کو ہم نے بھلا رکھا ہے۔ اسے یاد رکھنا چاہیئے اور اسے یاد رکھتے ہوئے ہمیں نیکیوں میں سبقت لے جانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ زندگی کے لمحہ لمحہ کی قدر کرنی چاہیئے اور اس کی قدر یہی ہے کہ بزرگوں کی صحبت میں رہ کر خدا کا قرب حاصل کرنا چاہیئے۔

میں غریب و بیکس و گمنام ہوں
شائد اپنی ذات پر الزام ہوں
لیکن اے خالق، مرا مالک ہے تو
مجھکو پختہ کر کہ میں تو خام ہوں

ـــــــ ابوالاقبال

"اے مرے پیارے، مرے محسن، مرے پروردگار
زندگی میری بنا دے خدمتِ دیں کا حصار

میں تکلّف سے بھی کوئی کام کر سکتا نہیں
ہے مری راہِ عمل حدِّ نظر تک خارزار

تُو مرے عزمِ مصمم کو عطا کر کرّ و فر
میری ہر امید میں آئے نظر کوہِ وقار

پَر بریدہ ہوں مگر پرواز کی ہے آرزو
پستیوں کو کر رہا ہوں آسماں سے ہمکنار

ٹھیس لگ جائے نہ میرے اعتمادِ دوست کو
ورنہ چھن جائے گا مجھ سے میرا اپنا اعتبار

کجکلاہوں نے مرا معیار پہچانا نہیں
میری درویشی کو وہ کرتے ہیں عزت میں شمار

تم نے کب آواز دی ہے، کب بلایا ہے مجھے
تم نے کب میری طرح میرا کیا ہے انتظار

مجھکو بددل کر نہ پائی زندگی کی اونچ نیچ
میری عظمت بن گئی ہے گردشِ لیل و نہار

احترامِ آشنائی ہے محبت کی دلیل
رازداری پر ہے بزمِ دوستاں کا انحصار

کر دیا ہے دل کے ہر گوشے کو میں نے پاک صاف
آئیے اب اس میں رہیئے آکے اے والا تبار

پھر یہاں آنے لگا گردش میں جامِ معرفت
پھر نسیم آنے لگے اس شہر میں بادہ گسار

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے)

علمی مسائل

توحید باری تعالیٰ کے ثبوت میں اللہ تعالیٰ نے پہلے تو فطرت انسانی کی شہادت کو پیش کیا تھا اور بتایا تھا کہ مشرک لوگ خدا تعالیٰ کا انکار تو کرتے ہیں۔ مگر جب مصیبت آتی ہے اور ان کے دل اور دماغ پر سے وہ پردے دور ہو جاتے ہیں۔ جو قومی تعصب یا جہالت وغیرہ کے نتیجہ میں پڑ جاتے ہیں۔ تو وہ بے اختیار اللہ تعالیٰ کے آستانہ پر جھک جاتے اور اُس کو خلوص کے ساتھ پکارنا شروع کر دیتے ہیں۔ ان کی یہ فطرتی پکار اس بات کا ثبوت ہوتی ہے کہ ان کے دل خدا تعالیٰ کی عظمت اور اُسکی کبریائی کو محسوس کرتے ہیں۔ ورنہ مصیبت کے وقت میں ان کی فطرت اس طرح عریاں ہو کر خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کرنے پر کیوں مجبور ہوتی۔ اب اللہ تعالیٰ اس توحید کے ثبوت کے لئے خانہ کعبہ کے وجود کو پیش کرتا ہے۔ اور فرماتا ہے کہ کیا یہ لوگ نہیں دیکھتے کہ عرب میں چاروں طرف لوٹ کھسوٹ اور قتل و غارت کا بازار گرم رہتا ہے۔ اور کسی کی جان اور عزت و آبرو محفوظ نہیں سمجھی جاتی۔ لیکن مکہ والوں کو حدود حرم میں رہنے کی وجہ سے اتنا بڑا امن حاصل ہے کہ کوئی ان پر انگلی تک نہیں اٹھا سکتا۔ یہ عظیم الشان انعام آخر مکہ والوں کو کیوں حاصل ہوا؟ کیا اس میں ان کی کسی ذاتی قابلیت کا دخل ہے۔ یا اسکے پیچھے صرف وہ دعائے ابراہیمی کام کر رہی ہے۔ جو بیت اللہ کی بنیادیں اٹھاتے وقت انہوں نے کی۔ اور اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ رنگ میں التجا کی کہ (سورہ بقرہ آیت ۴۲) یعنی اے میرے رب! اس جگہ کو ایک پر امن شہر بنا دے اور اسکے باشندوں میں سے جو بھی اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لائیں انہیں ہر قسم کے پھل عطا فرما۔ پھر جبکہ دعائے ابراہیمی کی وجہ سے ہی انہیں امن میسر آیا اور دعائے ابراہیمی کی وجہ سے ہی انہیں رزق ملا۔ اور دعائے ابراہیمی کی وجہ سے ہی انہیں عزت اور شہرت نصیب ہوئی۔ تو انہیں سوچنا چاہیئے کہ ابراہیمؑ نے بیت اللہ کی تعمیر کیا اسلیئے کی تھی کہ یہاں خدائے واحد کی بجائے تین سو ساٹھ بت رکھ دیئے جائیں اور انسان اپنی جبین نیاز رب العالمین کی بجائے پتھر کے بے جان بتوں کے آگے جھکا دے۔ یا اسلیئے کی تھی کہ خدا تعالیٰ نے ابراہیمؑ اور اسمٰعیل کو حکم دیا تھا کہ (سورۃ بقرہ آیت: ۱۲۶) میرے اس گھر کو طواف کرنے والوں۔ اعتکاف بیٹھنے والوں اور رکوع و سجدہ کرنے والوں کے لئے ہمیشہ پاک و صاف رکھو

جب اس گھر کی تعمیر ہی خدائے واحد کی عبادت کا ایک مرکز بنانے کے لئے کی گئی تھی اور جبکہ انہی دعاؤں اور کعبہ کے متولی ہونے کی وجہ سے مکہ والوں کو تمام عرب میں ایک نمایاں اعزاز حاصل ہوا تو یہ کتنی شرم کی بات ہے کہ باوجود اسکے کہ اللہ تعالیٰ کا اتنا عظیم الشان نشان ان کی آنکھوں کے سامنے رہتا ہے۔ اور بیت اللہ کی ایک ایک اینٹ انہیں خدائے واحد کی عبادت کی طرف متوجہ کر رہی ہے پھر بھی ان کی خطا کار پیشانی ہمیشہ باطل کے سامنے جھکتی ہے۔ اور وہ اپنے عمل سے احسان ناشناسی کا بدترین مظاہرہ کرتے رہتے ہیں۔

یہ معنے تو صرف مکہ والوں کی مناسبت کے لحاظ سے کئے گئے ہیں۔ لیکن ایک دوسرے نقطہ نگاہ سے اس آیت کو دیکھا جائے تو اللہ تعالیٰ نے اس میں بیت اللہ کو جو توحید کا مرکز ہے۔ امن عالم کے قیام کا ایک زبردست ذریعہ قرار دیا ہے۔ اور بتایا ہے کہ دنیا کو حقیقی امن صرف اسی صورت میں میسّر آسکتا ہے جب وہ توحید کے اس مرکز سے تعلق رکھے۔

حقیقت یہ ہے کہ دنیا میں اس وقت اتنے مذاہب پائے جاتے ہیں اور ان مذاہب کی تعلیمیں آپس میں اس قدر مختلف ہیں۔ اور ان مختلف مذاہب کے پیرو اپنے خیالات میں اتنا اختلاف رکھتے ہیں کہ بظاہر دنیا میں یکجہتی اور اتحاد پیدا ہونا ناممکن دکھائی دیتا ہے صرف ایک ہی نقطہ مرکزی ہے جس پر تمام مذاہب کا اتحاد ہو سکتا ہے۔ اور وہ توحید باری تعالیٰ کا نقطہ ہے۔ جس طرح بھائی بھائی کا آپس میں اختلاف ہو سکتا ہے۔ لیکن باپ پر سب کا اتحاد ہو جاتا ہے۔ اسی طرح مذاہب کا آپس میں ہزار اختلاف سہی توحید باری تعالیٰ ایک ایسا عقیدہ ہے جس سے دنیا کا کوئی مذہب اختلاف نہیں کر سکتا اور یہی حقیقی مواخات پیدا کرنے کا ایک زبردست ذریعہ ہے۔ جب تک دنیا یہ نہ سمجھے کہ زید اور بکر اور عمر اور خالد سب میرے رب کی مخلوق ہیں اور انہیں بھی اسی خدا نے پیدا کیا ہے جس نے مجھے پیدا کیا ہے۔ اسوقت تک ایک دوسرے کی تحقیر اور عناد کا جذبہ دلوں سے مٹ نہیں سکتا۔ دین حق نے امن عالم کے قیام کے لئے سب سے پہلے اسی نقطہ مرکزی کو لیا۔ اور توحید باری تعالیٰ کو دنیا میں قائم کیا۔ اور انسانی قلوب میں یہ امر راسخ کیا کہ دین حق کا خدا تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ یعنی وہ اسی طرح مسلمانوں کا خدا ہے جس طرح ہندوؤں اور عیسائیوں اور یہودیوں اور زرتشتیوں وغیرہ کا خدا ہے۔ جب ایک عیسائی اور یہودی بھی ہمارے خدا کا ویسا ہی بندہ ہے جیسے ایک مسلمان۔ ایک سچے مسلمان کے دل میں کسی ہندو یا عیسائی یا یہودی یا زرتشتی کا بغض کبھی پیدا نہیں ہو سکتا۔ بلکہ وہ ان سب کو اپنا بھائی تصور کرے گا۔ اور اُسکی محبت کا ہاتھ ان سب کی طرف اُسی شوق کے ساتھ بڑھے گا جس شوق کے ساتھ ایک مسلمان کیطرف بڑھتا ہے۔

پس دین حق نے امن عالم کے قیام کے لئے توحید کا سبق پیش کیا اور پھر اس سبق کو ہمیشہ کے لئے ذہنوں میں راسخ کرنے کے لئے اس نے مسلمانوں کو بیت اللہ کے ساتھ وابستہ کر دیا۔ قرآن کریم کہتا ہے۔ (آل عمران آیت ۹۷) یعنی سب سے پہلا گھر جو تمام دنیا کے فائدہ کے لئے بنایا گیا تھا وہ ہے جو مکہ میں ہے۔ اب ظاہر ہے کہ ایسا گھر جو تمام دنیا کے اتحاد کا نقطہ مرکزی تھا۔ اسے وہ مذاہب نہیں بنا سکتے تھے جن کی نگاہ کبھی قومی حد بندیوں سے آگے نہیں گئی۔ ایسا گھر صرف خدا تعالیٰ کے الہام اور اسی کی منشاء کے مطابق تعمیر ہو سکتا تھا۔ سو خدا نے تمام دنیا کو ایک نقطہ مرکزی پر جمع کرنے کے لئے خانہ کعبہ کی بنیاد رکھی۔ اور زمانہ ابراہیمیؑ میں اس عمارت کی تجدید ہوئی اور دنیا کے سامنے پہلی دفعہ حضرت ابراہیمؑ علیہ السلام نے یہ اعلان کیا کہ یہ گھر اس لئے بنایا گیا ہے کہ یہاں لوگ آئیں۔ اس مقدس گھر کا طواف کریں۔ اس میں عبادت اور ذکر الٰہی کریں اور دین کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں۔

حضرت فضل عمر ـــــ (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب

(حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی وفات پر حضرت فضل عمر کی طرف سے احباب کو جو تعزیتی خط بھیجا گیا وہ یہ تھا)

عزیزم مرزا بشیر احمد صاحب کی وفات پر آپ نے جس گہری ہمدردی اور غم کے جذبات کا اظہار کیا ہے میں اس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ اپنے فضل سے آپ کو اس کی بہترین جزا عطا فرمائے اور دین و دنیا میں ہر قسم کی مکروہات سے بچا کر خیر و برکت سے متمتع کرے۔

عزیز مجھ سے چھوٹے تھے مگر اللہ تعالیٰ کی مشیت کے ماتحت وہ پہلے اٹھا لئے گئے۔ دل ان کی وفات سے زخم خوردہ ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کی رضا ہمیں ہر چیز پر مقدم ہے اور اسی کے آستانہ پر جھکنے سے ہماری نجات ہے۔ اگر (صاحب ایمان) اس قسم کے ابتلاؤں میں ثابت قدمی دکھائے اور خدا تعالیٰ کی رضا کی راہ پر پہلے سے بھی زیادہ تیزی سے چلنے لگے تو وہ کامیاب ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر وہ سست ہو جائے تو اپنے پہلے مقام کو بھی کھو بیٹھتا ہے۔ پس ابتلاؤں کا آنا (صاحب ایمان) کے لئے بڑے فکر کا موجب ہوتا ہے اور جماعت کا فرض ہوتا ہے کہ وہ ایسے ابتلاؤں کے وقت پہلے سے بھی زیادہ جوش اور ہمت کے ساتھ خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت کے لئے کھڑی ہو جائے اور اپنی آئندہ نسلوں کی درستی کی فکر کرے۔ ہم میں سے کون ہے جس نے ایک دن اپنے رب کے حضور حاضر نہیں ہونا پھر کیوں ہم اپنے فرض سے غافل رہیں۔ ہمیں ہمیشہ اپنے دلوں کو ٹٹولتے رہنا چاہیئے اور اچھے قائم مقام اور اعلیٰ درجہ کی نیک نسلیں چھوڑنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے اور آپ کے تمام اعزہ و متعلقین کے ساتھ ہو۔

خاکسار

مرزا محمود احمد

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب اللہ تعالیٰ آپ سے راضی رہے کی وفات پر مکرم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کے نام حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب کا خط۔

"میں ابھی تک اس قابل نہیں ہوا کہ اپنے خیالات کو پورے طور پر مجتمع کر کے آپ کو ایک مربوط خط لکھ سکوں۔ آپ کے واجب الاحترام والد کی وفات نے میری زندگی میں خلا پیدا کر دیا ہے جیسا کہ آپ کو بخوبی علم ہے۔ ہماری بہت قریبی اور گہری اور جہاں تک ان کا تعلق ہے ان کی جانب سے بہت ہی مشفقانہ وابستگی ۵۲ سال سے بھی زائد عرصہ تک جاری رہی۔ اس تمام عرصہ میں کبھی اختلاف یا

باقی صـ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات —— نون سین

خلیج کی جنگ اور پاکستان

خلیج کی جنگ کے دوران برطانوی ٹیلیوژن کے ایک نمائندہ مسٹر جان سمپسن بھی تھے انہوں نے جو کچھ دیکھا اور سنا اسے مدنظر رکھتے ہوئے اب خلیج کی جنگ کے متعلق ایک کتاب تصنیف کی ہے جس میں ایک باب کا عنوان ہے۔ صدام نے جنگ کیوں کی۔ اس میں خاص طور پر جنگ کے پس منظر اور پیش منظر کو سامنے لاتے ہوئے اس بات کی طرف بھی کھل کر اشارہ کیا ہے کہ مس بے نظیر بھٹو کی حکومت کی برخواستگی کا تعلق خلیج کی جنگ کے ساتھ ہے۔ امریکہ کی جنگی پالیسی کے ذکر میں یہ بات آئی کہ اس وقت انہیں مس بے نظیر بھٹو پاکستان کی سربراہ کے طور پر منظور نہیں تھیں اور اس لئے انہیں ان کے عہدہ سے ہٹوایا گیا۔ اگرچہ یہ کتاب ابھی شائع تو نہیں ہوئی لیکن "آبزرور" میں اس کے اقتباسات شائع کئے گئے ہیں۔ مسٹر سمپسن نے عراقی جنگی تیاریوں کے متعلق لکھا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ عراق کو اس بات کا انتباہ کیا گیا تھا کہ اگر وہ کویت میں داخل ہوا تو نتائج اچھے نہیں ہونگے۔ اس سلسلے میں ان ایام میں عراق میں جو امریکی سفیر تھی وہ اس وقت سے اب تک خاصی زیر بحث رہی ہیں۔ انکا نام اپریل گلاسپائی ہے۔ کہتے ہیں کہ انہوں نے صحیح طور پر امریکہ کا نقطہ نظر صدام کے سامنے نہیں رکھا تھا۔ اگرچہ وہ اس بات کا کھل کر انکار کر رہی ہیں۔ تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ اب آہستہ آہستہ یہ بات واضح ہو رہی ہے کہ انہوں نے صدر صدام کے سامنے جنگ کے نتائج کا وضاحت سے ذکر نہیں کیا تھا۔ مسٹر سمپسن بعض باتیں پیش کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ مس بے نظیر بھٹو کی حکومت کی برخواستگی کا تعلق بھی خلیج کے بحران سے تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ فلسطینی تنظیم آزادی کے ایک سینئر ذریعے سے یہ معلوم ہوا ہے کہ مس بے نظیر بھٹو نے صدام حسین کو تنبیہہ کی تھی کہ امریکہ اپنی فوجیں کویت میں اگست کے شروع میں داخل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اور یہ بات انہوں نے صدام سے اس وقت کہی تھی جب وہ کویت پر حملہ کے دو ہفتہ پہلے عراق گئی تھیں تاکہ عراق اور کویت کے درمیان صلح کروائی جا سکے۔ تنظیم آزادی فلسطین کے ذریعے نے مسٹر سمپسن کو بتایا کہ امریکہ اس بات پر ناراض تھا کہ صدر صدام سے یہ بات قبل از وقت کیوں کہی گئی۔ چنانچہ امریکہ نے پاکستانی صدر کو سبز بتی دکھائی تاکہ بے نظیر بھٹو کی حکومت کو ختم کیا جا سکے۔ اور ایسا کویت پر حملے کے چار ہی روز بعد کر دیا گیا تھا۔ مسٹر سمپسن کہتے ہیں کہ مس بے نظیر بھٹو نے صدام حسین کو بتایا تھا کہ کویت امریکہ کی مدد طلب کریگا۔ اور اس طرح امریکہ کے سفیر کی اسلام آباد میں ملاقات کے دو گھنٹے بعد مس بے نظیر بھٹو کی حکومت برطرف کر دی گئی۔ تجزیہ نگاروں نے کہا ہے کہ مس بھٹو سے اس سلسلہ میں رابطہ نہیں ہو سکا۔ وہ اس رپورٹ کے تیار کئے جانے کے دوران انگلستان میں تھیں اور وہاں سے انہوں نے مراکش اور جنوبی فرانس کا دورہ کیا تھا۔ جنوبی فرانس میں وہ شاہنواز بھٹو کی برسی کے موقعہ پر ۱۸ جولائی کو خاندان کے ساتھ ملی تھیں۔

آسیان کے وزرائے خارجہ

گذشتہ روز جاپان کے وزیر خارجہ "تارو ناکایاما" نے کہا کہ ایشیا پیسیفک علاقے کیلئے نئے حفاظتی انتظام کی ضرورت ہے۔ کیونکہ جہاں تک روس کا تعلق ہے اس کے متعلق اشتباہ پایا جاتا ہے۔ ناکایاما نے وزرائے خارجہ (آسیان کے وزرائے خارجہ اور ان کے تجارتی شرکاء) سے کہا کہ امریکہ کا عنصر قائم رہنا چاہیئے۔ یہ باتیں انہوں نے ایک سہ روزہ کانفرنس کے موقعہ پر کہیں جو کوالالمپور میں منعقد کی گئی تھی۔ آسیان کے اراکین برونائی، انڈونیشیا، ملائیشیا، فلپائن، سنگاپور اور تھائی لینڈ ہیں۔ اور ان علاقوں میں اقتصادیات کے بعض پہلو نہایت سرعت کے ساتھ ترقی کرنیوالے ہیں۔ ان ممالک کے شرکائے گفتگو جاپان، امریکہ، کینیڈا، یورپین کمیونٹی، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ اور ساؤتھ کوریا ہیں۔ مسٹر تارو ناکایامانے کہا میں سمجھتا ہوں کہ آسیان کے وزراء کی میٹنگ کے بعد سیاسی گفت و شنید جاری رہنی چاہیئے جس سے حفاظتی اقدامات کو بہتر اور زیادہ مستحکم کیا جا سکے گا۔ جہاں تک سوویت ٹروپس کا تعلق ہے انہیں منگولیا، ویتنام کام ران وے CAM RANH WAY اور سائنو سوویٹ بارڈر پر کم کر دیا گیا ہے۔ سوویٹ یونین مشرق بعید میں اپنی فوجی طاقت اور صلاحیت کو بڑھانے پر زور دے رہا ہے۔ ویسے بھی سوویٹ یونین اپنی چار ریاستوں کے مسائل میں پھنسا ہوا ہے۔ ان چار ریاستوں کو ٹوکیو شمالی علاقے کا نام دیتا ہے جو کچھ ان چار ریاستوں میں ہو رہا ہے وہ سوویٹ یونین کے لیئے ایک امتحان سے کسی طرح کم نہیں۔ اب معلوم ہوتا ہے کہ ساری دنیا میں معاملات کو سفارت کاری سے کس طرح سلجھایا جا سکتا ہے۔

بی سی سی آئی

انگلستان میں بنک آف انگلینڈ نے بی۔ سی۔ سی۔ آئی کے لیکویڈیشن کا جو فیصلہ کیا ہوا ہے وہ اسے عدالت میں لے گئے ہیں۔ اس فیصلے کی بنیاد بنک آف انگلینڈ کے مطابق بہت بڑا فراڈ ہے اور بنک کی ایسی پوزیشن جس میں وہ چل نہیں سکتا۔ جج نے آٹھ روز کے لیئے مقدمہ ملتوی کر دیا ہے۔ اور وائس چانسلر آف چانسلری ڈویژن آف دی ہائی کورٹ مسٹر جسٹس نیکلس براؤن ولکنسن نے کہا ہے کہ جس آڈٹ رپورٹ کے مطابق فراڈ کا الزام لگایا گیا ہے۔ اسے فوری طور پر مشتہر کیا جائے۔ اگرچہ بنک آف انگلینڈ کی اپیل کی مخالفت کرنے والے وکلاء نے ۳۰ دن کا التوا چاہا تھا لیکن انکی درخواست نامنظور کر دی گئی۔ ابوظہبی کے حکمران خاندان اور روپیہ جمع کرانے والوں کی نمائندگی کرنیوالے وکلاء نے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ التوا کی اجازت مل گئی ہے۔ اس طرح بڑے بڑے حصہ داروں کو موقعہ مل جائے گا کہ وہ اپنا کیس تیار کر سکیں اور بی۔ سی۔ سی۔ آئی کو بچانے کی کوشش تیز کر سکیں۔ اس دوران وہ یہ بھی سوچ سکیں گے کہ روپیہ لگانے والوں کو جو نقصان ہوا ہے اسے کس طرح کم سے کم کیا جائے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ایسا کرنے سے اس بات کا موقعہ مل جائے گا۔ اگرچہ اس کا امکان بہت کم ہے کہ بی۔ سی۔ سی۔ آئی کو مستحکم بنا دیا جائے جس شخص کے ذمہ یہ ڈیوٹی لگائی گئی ہے کہ وہ بی۔ سی۔ سی۔ آئی کے اثاثوں کو نیلام کریں انہوں نے کہا ہے کہ اس بات کا امکان ہے کہ اب جو کوششیں کی جا رہی ہیں انکے نتیجہ میں بی۔ سی۔ سی۔ آئی کو دوبارہ زندہ کیا جا سکے۔ ایک طرف تو عدالت میں یہ مقدمہ دائر ہے اور دوسری طرف برطانیہ کے دارالعوام میں وزیر اعظم جان میجر اور حزب اختلاف کے لیڈر کی آپس میں ترش روئی سے بیان بازی ہوئی ہے۔ جب جان میجر مسٹر نیل کنک حزب مخالف کے لیڈر کی باتوں کا جواب دینے کے لیئے اٹھے تو دارالعوام میں استعفیٰ دو استعفیٰ دو کا شور برپا ہو گیا۔ نیل کنک کا کہنا ہے کہ حکومت کو اس بات کا علم تھا۔ اور وہ گذشتہ سال سے یہ بات جانتی تھی کہ بی۔ سی۔ سی۔ آئی میں کچھ غیر معمولی کارروائیاں ہوئی ہیں۔ لیکن اس کے باوجود حکومت خاموش رہی وہ یہ معلوم کرنا چاہتے تھے کہ حکومت نے ایسی غلطی کیوں کی۔ وزیر اعظم نے اس بات سے دارالعوام میں انکار کیا کہ وہ کسی بڑے فراڈ کے متعلق کچھ بھی جانتے تھے۔ انہیں اس بات کا گذشتہ جون ہی میں علم ہوا۔ جب وہ چانسلر آف ایکسچیکر تھے تو بنک آف انگلینڈ کے گورنر نے ان سے بی۔ سی۔ سی۔ آئی اور بعض اور بنکوں کے مسائل کا ذکر کیا تھا۔ انہوں نے ایک قانون دان لارڈ بنگم کی تقرری کا اعلان کیا جو آزادانہ طور پر بی۔ سی۔ سی۔ آئی کے معاملات کی تحقیق کر کے رپورٹ پبلش کریں گے۔

وقف جدید میں پہلے سے بڑھ کر حصہ لیں

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعتوں کو توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:

"یہ تحریک اللہ نے چاہا تو ایک لمبی چلنے والی تحریک ہے اور بہت ہی نتیجہ خیز ثابت ہو گی۔۔۔۔

۔۔۔۔ میں امید رکھتا ہوں کہ وہ جماعتیں جو اس تحریک کے فوائد سے غافل رہنے کی وجہ سے اس میں ہلکا حصہ لیتی رہی ہیں۔ اب اس تحریک میں پہلے سے بڑھ کر حصہ لیں گی۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امۃ الباری ناصر

توہمات

"کیا آپ نے کبھی جن دیکھا ہے"، گاڑی میں بیٹھے ہوئے ایک شخص نے دوسرے آدمی سے پوچھا۔

"نہیں تو۔" اس نے مختصر سا جواب دیا اور پوچھنے والا شخص غائب ہوگیا۔

کیا آپ نے اس قصے پر یقین کر لیا ہے؟ یقین تو نہیں البتہ آپ یقین اور غیر یقینی کے درمیان ایک تذبذب میں مبتلا ہوگئے ہیں۔ قصے کہانیوں میں اسی قسم کا تذبذب پیدا کرنے کے لئے یقین نہ آنے والے عناصر شامل کر لئے جاتے ہیں جو بعض ناپختہ ذہنوں میں گھر بنا کر مستقل اوہام کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ عہد رفتہ کے سماجی مذہبی اور معاشرتی پس منظر کا جائزہ لیں تو بعض اوہام کی جڑیں بہت طویل ماضی بعید میں نظر آتی ہیں۔ وہم ہر اس خیال کو کہتے ہیں جس کا حقیقت میں کوئی وجود نہ ہو۔ کسی ایسی چیز کو تسلیم کئے جانا اور نسلاً بعد نسل مانتے چلے جانا یہ سوچنے پر مجبور کرتا ہے کہ اس کے وجود میں آنے کی غرض و غایت کیا تھی۔ قدیم یونانی ادب میں صفات کو متشکل اور متشکل کرکے مستقل وجود بنا دیئے گئے ہیں۔ محبت، عظمت، طاقت، عقل، حسن، دشمنی وغیرہ کے دیوی دیوتا فرض کر لئے گئے۔ پھر ان سے منسوب کہانیوں سے انسانی ذہن کی تہذیب کا کام لیا گیا۔ قدیم آرین تہذیب میں بھی یہ رجحان ملتا ہے مذہبی قصوں میں یہ سمجھانے کے لئے کہ نیکی کا بدلہ نیکی اور بدی کا انجام بدی صرف اس اصول کو فلسفیانہ طریق پر دہرا دینے سے ذہن میں جگہ نہیں بنتی۔ اس کے برعکس ایسا قصہ تخلیق کرنا کہ ایک لکڑہارے نے لوہے کی کلہاڑی گرا کر سونے چاندی کی کلہاڑیاں لانے والی پری اس لئے تخلیق کی گئی کہ کوئی نادیدہ طاقت ہمارے اعمال کو دیکھ رہی ہے۔

قدیم الف لیلوی قصے دیوی دیوتاؤں کی کہانیاں، الہ دین کا چراغ، کھل جا سم سم طلسمی پرستانوں دیوی بھوتوں جنوں پریوں کے قصے سب مافوق الفطرت عناصر توہمات میں شامل ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کے ناپختہ ذہن میں کسی حقیقت کو باور کرانے کے لئے توہمات کا سہارا لیا گیا۔ ان بڑے بڑے قصوں کے علاوہ ہماری روزمرہ زندگی میں ایسی باتیں سننے میں آتی ہیں۔

شام کو لڑکیاں کھلے بال درختوں یا پودوں کے پاس جائیں تو جن چمٹ جاتے ہیں۔

جھاڑو الٹا رکھنے سے تباہی آجاتی ہے۔

شام کو ادوائن کسنے سے بیٹیاں پیدا ہوتی ہیں۔

اس قسم کی بے شمار رائج باتوں میں کوئی نہ کوئی اخلاقی درس تلاش کیا جا سکتا ہے۔ شام کو بیٹیوں کا باہر جانا معیوب لگتا ہوگا، یہ بات گھڑ لی گئی۔ جھاڑو یا چارپائی کھڑی کرنے میں بری لگتی ہے۔ جھاڑو کے ہاتھ میں پکڑنے والے حصے کو اگر نیچے رکھیں گے تو اوپر سے گند نیچے آجائے گا۔ اس طرح بچے کی پیدائش والے گھر میں دھوئیں سے گذر کر آنے میں یہ مصلحت ہوگی کہ جراثیم سے پاک ہو کر ننھے منے بچے کے پاس آئیں شادی بیاہ والے گھروں میں اسی طرح کوئی بھی خوشی یا غم کا موقع ہو بہت سے توہمات دیکھنے میں آتے ہیں۔ نوزائیدہ بچوں کے پاس لوہے کی کوئی چیز رکھ دینا، دلہن کو قرآن پاک کے سائے تلے گذارنا۔ بچے کی پیدائش پر بعض مخصوص رسمیں ادا کرنا قبروں پر منتیں ماننا، تعویذ کروانا۔ ایک طویل فہرست ہے ان توہمات کی جو پڑھے لکھے تہذیب یافتہ گھرانوں میں بھی اسی طرح رائج ہیں جیسے ان پڑھ اور جاہل طبقے میں تعلیم کی ترقی ان توہمات سے آزاد کرا سکتی ہے۔ سائنسی طرز فکر ہر بات کی تہہ تک پہنچانے میں مدد دیتا ہے۔

اس مسئلہ کو مذہب کی رہنمائی میں دیکھا جائے تو بڑے واضح ارشادات ملتے ہیں ایک خدائے قادر و توانا پر ایمان لا کر، یہ اقرار کر کے کہ زندگی دینے والا، وفات دینے والا، صحت دینے والا، اعمال کے پھل دینے والا، شر سے بچانے والا، ہر قسم کی طاقت رکھنے والا ایک خدائے بزرگ و برتر ہے کسی دوسری چیز کی طرف خیال کرنا کہ یہ چیز ہمیں شر سے بچائے گی، ایک قسم کا شرک ہے۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں یہودیوں میں فال نکالنے، شگون لینے اور خدا کی بعض مخلوقات کو منحوس سمجھنے کے تصورات پائے جاتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نفی فرمائی۔ آپ نے فرمایا اگر نحوست اور بدفالی کی کوئی حقیقت ہوتی (یعنی ان کی کوئی حقیقت نہیں) تو گھوڑے، عورت اور گھر میں ہوتی۔ ایک دوسری جگہ فرمایا بنیادی طور پر دوسرے سے بیماری کا لگ جانے اور بدفالی لینے کا خیال وہم سے سوا کچھ نہیں۔ یعنی اس بارے میں خواہ مخواہ کے وہم سے بچنا چاہیئے۔ نیک فال مجھے پسند ہے۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا نیک فال کیا ہے؟ آپ نے فرمایا "پاکیزہ کلمہ" یعنی اچھی بات کہنا اور اچھی بات سے اچھا نتیجہ نکالنا۔

اس ایک چھوٹے سے فقرے میں کتنا بڑا تہذیبی درس ہے کہ ہمیشہ اچھی بات بولی جائے۔ برے برے وہم نہ لائے جائیں خدا تعالیٰ سے بہتری کی امید رکھی جائے اور خدا کے سوا کوئی بہتری پیدا نہیں کر سکتا۔

بعض توہمات ہمارے گھروں میں ہندوؤں سے ملنے جلنے سے آئے ہیں۔ اب یہ ہمارے ذہن اور دل کا معاملہ ہے کہ ہم مشرکین کے طرز عمل کو ترجیح دیں یا اس قسم کے ہر شرک سے توبہ کر لیں۔

توہمات کو دلائل یا مشاہدہ سے ثابت نہیں کیا جا سکتا۔ ایک بے دلیل اور بے جواز چیز کو خدا تعالیٰ کی قدرتوں میں دخیل سمجھنا شرک ہی تو ہے۔ جس کا خدا پر توکل ہو وہ اپنے خیر اور شر پر معمولی چیزوں کو قادر نہیں سمجھ سکتا۔ یہ تو خدا پر بدظنی کرنا ہوا کہ بچے کو اس کے بستر پر رکھا ہوا لوہے کا ٹکڑا شر سے محفوظ رکھ سکتا ہے۔ (نعوذ باللہ) خدا تعالیٰ میں یہ طاقت نہیں کہ وہ شر سے محفوظ رکھے گویا ہمیں خدا تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ علم ہوگیا ہے۔ انہوں نے تو یہ نہیں بتایا تھا کہ دلہن کے پاس یا جہیز میں کالی چیز چھونے سے نحوست ہو جائے گی۔ وہ تو یہ نہیں جانتے تھے کہ شام کو ادوائن کسنے سے بیٹے پیدا نہیں ہوں گے بیٹیاں ہی بیٹیاں ہوں گی اور یہ علم ہم کو ہو گیا اور ہم نے اسی پر عمل شروع کر دیا۔

احمدی عورت کی شان اور اس کا ایمان اس بات کے منافی ہے کہ ہم ان ادنیٰ قسم کے توہمات میں پڑیں۔ ان وہموں پہ عورتیں مردوں سے زیادہ یقین رکھتی ہیں۔ صحن میں گردن مروڑی ہوئی مرغی پڑی تھی۔ اسی دن فلاں حادثہ ہوگیا۔ ایک سے دوسری، تیسری اور چوتھی عورت تک بات پہنچتے پہنچتے پر کے اک ریشے سے کوؤں کی قطار بن جاتی ہے اور اس بات کا یقین ہو جاتا ہے کہ قضا و قدر کا مالک ایک ارفع و اعلیٰ ہستی کی بجائے نعوذ باللہ من ذالک وہ گردن مروڑی مرغی ہے یا وہ بلی ہے جو راستہ کاٹ گئی ہے۔ تقویٰ کا تقاضا تو یہ ہے کہ ہر قسم کے اوہام سے بکلی اجتناب کیا جائے۔ بیوہ کی چوڑیاں توڑ دینا۔ صرف سفید دوپٹہ اوڑھانا اور بہت سی رسمیں بالکل توہمات پر مبنی ہیں۔ اسلام شوہر کے علاوہ ہر رشتہ دار کی وفات پر تین دن کے سوگ کی اجازت دیتا ہے۔ حضرت چوہدری ظفر اللہ خانصاحب موصوف کی والدہ محترمہ نے یکے بعد دیگرے اپنے بچے قربان کر دیئے۔ مگر شرک نہیں کیا۔ ان پر خدا تعالیٰ کا کتنا انعام ہوا۔ ہم بھی کوشش کریں۔ تو خدا تعالیٰ سے انعامات لے سکتی ہیں۔ اوہام بکلی ترک کر دیں۔ اور ایک قادر و مقتدر خدائے بزرگ و برتر پر کامل توکل اور ایمان رکھیں۔ ہر خیر کا سرچشمہ اسی سے مدد چاہیں۔ خدا تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:-

سچ تو یہ ہے کہ حقیقی ایمان اس وقت تک پیدا ہو ہی نہیں سکتا جب تک انسان اس درجہ کو حاصل نہ کرے کہ خدا تعالیٰ کی مرضی اس کی مرضی ہو جائے۔ دل میں کوئی کدورت اور تنگی محسوس نہ ہو بلکہ شرح صدر کے ساتھ اس کی ہر تقدیر اور قضا کے ماننے کو تیار ہو .... یہ رضا کا اعلیٰ مقام ہے جہاں کوئی ابتلا باقی نہیں رہتا۔ دوسرے جس قدر مقامات ہیں وہاں ابتلا کا اندیشہ رہتا ہے۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ سے بالکل راضی ہو جاوے بیدار ہو جاتی ہے اور جب تک اللہ تعالیٰ سے محبت ذاتی پیدا نہ ہو تو ایمان بڑے خطرہ کی حالت میں ہے لیکن جب ذاتی محبت ہو جاتی ہے تو انسان شیطان کے حملوں سے امن میں آجاتا ہے۔ اس ذاتی محبت کو دعا سے حاصل کرنا چاہیئے۔ جب تک یہ محبت پیدا نہ ہو انسان نفس امارہ کے نیچے رہتا ہے اور اس کے پنجہ میں گرفتار رہتا ہے اور ایسے لوگ جو نفس امارہ کے نیچے ہیں ان کا قول ہے۔ ایہہ جہان مٹھا اگلا کن ڈٹھا۔ یہ لوگ بڑی خطرناک حالت میں ہوتے ہیں اور لوامہ والے ایک گھڑی میں ولی اور ایک گھڑی میں شیطان ہو جاتے ہیں۔ ان کا ایک رنگ نہیں رہتا کیونکہ ان کی لڑائی نفس کے ساتھ شروع ہوتی ہے جس میں کبھی وہ غالب اور کبھی مغلوب ہوتے ہیں تاہم یہ لوگ محل مدح بھی ہوتے ہیں کیونکہ ان سے نیکیاں بھی سرزد ہوتی ہیں اور خوف خدا بھی ان کے دل میں ہوتا ہے۔ لیکن نفس مطمئنہ والے بالکل فتح مند ہوتے ہیں وہ سارے خطروں اور خوفوں سے نکل کر امن کی جگہ میں جا پہنچتے ہیں۔ وہ اس دارالامان میں ہوتے ہیں جہاں شیطان پہنچ نہیں سکتا۔

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۵۰-۲۵۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادِ رفتگاں ــــ المحراب سے

محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ

محترمہ عائشہ بیگم اہلیہ شیخ خادم حسین صاحب قیام پاکستان کے وقت ہی کراچی تشریف لائیں اور ابتدا سے ہی لجنہ کراچی سے منسلک رہیں۔ حلقہ لالوکھیت میں تاحیات سیکرٹری مال اور حزب انچارج کے طور پر کام کیا۔ گھر گھر جاکر چندہ اور صدقہ جمع کرتیں۔ اور ہمیشہ بجٹ سے زیادہ چندہ اکٹھا کر کے دیتیں۔ مرکز سے دو مرتبہ سندات خوشنودی حاصل کیں۔ جشن پنجاہ سالہ لجنہ مرکزیہ کے موقعہ پر سیدہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ نے بھی سند امتیاز سے نوازا۔ چندہ خود جاکر لے آتیں مگر ناخواندہ ہونے کی وجہ سے بعد ازاں رسیدیں کسی پڑھی لکھی ممبر سے کٹوا لیتیں۔ کوئی جلسہ یا جلسہ ہوتا تو گھر گھر جاکر اطلاع پہنچاتیں اور اکثر کمزور بہنوں کو خود بعد اصرار جلسوں میں لے کر جاتیں۔ ہر گھر سے رابطہ رہتا۔ متعدد لڑکے لڑکیوں کے رشتے کروائے۔ اگر کسی احمدی بہن کو انکی مدد کی ضرورت ہوتی، بخوشی کرتیں۔ سودا سلف لانے، کھانا پکانے، دوا لانے، بچے سنبھالنے اور بعض اوقات ہسپتال میں رہ کر تیمار داری کرنے تک میں کبھی عار محسوس نہ کیا۔ احمدیہ ہال میں مددگار کارکن کے طور پر سالہا سال کام کیا۔ دریاں اور صفیں بچھانا اور پھر اٹھا کر بحفاظت رکھنا، انہیں دھونا اور محفوظ رکھنا۔ میٹنگوں اور جلسہ جات میں سامان منگوانا اور پھر اٹھوا کر رکھنا یہ سب ذمہ داریاں آپ نے اپنے سر لے رکھی تھیں اور دل و جان سے اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی عادی تھیں۔ وفات سے دو سال قبل کمزوری اور نظر کی خرابی کی وجہ سے ڈاکٹروں نے باہر نکلنے سے منع کر دیا تھا جس کا انہیں بڑا قلق تھا اکثر کہتیں کہ مجھ سے کیا غلطی ہو گئی کہ اللہ نے دینی کاموں سے روک دیا۔ انتقال اچانک ہارٹ فیل کے سبب ہوا اور بوجہ موصیہ ہونے کے ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ بہت عبادت گذار اور دعاگو خاتون۔ کبھی کسی کی غیبت یا شکوہ نہ کرتیں۔ جب موقعہ ملتا اعتکاف بیٹھتیں اور درس یا بڑے جلسہ جات میں بہت دور دور جاکر شامل ہوتیں بلکہ اپنے حلقہ کی دیگر خواتین کو بھی باصرار لے جاتیں۔ پوری زندگی میں شائد ہی کسی اجلاس کا ناغہ کیا ہو گا کیونکہ اجلاسوں میں شامل ہونے کو وہ ہمیشہ احمدی عورت کا دینی و اخلاقی فریضہ سمجھتیں۔ غرض حلقہ کی ان ممبرات میں سے تھیں جن کی وجہ سے حلقہ میں زندگی ہوتی ہے۔ خدا تعالےٰ آپ کے درجات بلند کرتا رہے۔

محترمہ حبیبہ بیگم ہاشمی لجنہ اماء اللہ کراچی کی پہلی باقاعدہ آفس سیکرٹری تھیں محترمہ بیگم شریف وڑائچ جو انکی دیرینہ رفیق کار رہی ہیں ان سے تعارف کرواتی ہیں۔

محترمہ حبیبہ بیگم ہاشمی اپریل ۱۹۵۶ء میں لجنہ کے دفاتر کی پہلی آفس سیکرٹری مقرر ہوئیں اور تاحیات ایک جانثار اور مخلص خادمۂ دین کی حیثیت سے لجنہ کراچی کی خدمت کرتی رہیں۔ اس قدر محنتی اور انتھک کام کرنے والی ممبرات انگلیوں پر گنی جاسکتی ہیں اور مجھے فخر ہے کہ لجنہ کے کاموں میں انکے ساتھ عرصہ دراز تک رفاقت حاصل رہی اور ان جیسی سرگرم اور بے لوث خادمہ دین سے میں نے اور لجنہ کی دوسری کارکنان نے بہت کچھ سیکھا۔ خصوصاً دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا جذبہ۔ گھر میں دینی کاموں کیلئے باہر نکلنے کے باوجود ایک توازن اور سلیقہ قائم رکھا اور غربت میں بے حد وقار اور خودداری کی آن بان قائم رکھنا وغیرہ وغیرہ۔

میں جب پہلے پہل کراچی آئی تو سب سے پہل تعارف انہیں سے ہوا۔ ۳ ہٹی پل کے پاس پہاڑی کے قریب چٹائیوں سے گھرا ہوا تین کمروں کا ایک کچا مکان جس کا صرف ایک کمرہ پکا تھا۔ نہایت مختصر ضروریات زندگی۔ دو بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں۔ خاوند سے انکے تعلقات صحیح نہ تھے۔ اس لئے گھر کی اقتصادی ذمہ داری بھی انہیں کو پوری کرنا پڑتی تھی۔ سلائی کڑھائی کے کاموں میں سے جو آمدنی حاصل ہوتی اسی میں گذر بسر کرتی تھیں۔ اس زمانہ میں لجنہ کا دفتر روزانہ کھلتا تھا۔ چھوٹے چھوٹے چار بچوں کے ساتھ، تنہا، گھر کی تمام ذمہ داریاں، صفائی، پکانا، ریندھنا گھر کے دوسرے کام، پھر سلائی کرنا اور روزانہ لجنہ آفس جاکر اپنے دینی فرائض ادا کرنا۔ احمدیہ ہال سے آکر کپڑے سیتیں اور اس عالم میں بھی کہ تھکان سے برا حال ہوتا۔ اجلاس کبھی نہ چھوڑتیں ان ممبرات کے لئے جو ہمیشہ عذر تلاش کرتیں اور گھر کی مصروفیات کو اجلاسات میں نہ آنے کا بہانہ بناتی ہیں۔ خصوصاً حبیبہ ہاشمی صاحبہ کی شخصیت مشعلِ راہ ہے۔

جب میں سوسائٹی سے لیاقت آباد آئی تو پھر ان سے بہت قربت رہی۔ اب وہ ذرا فراغت میں تھیں بڑی بیٹی کی شادی کر دی تھی۔ بڑے بیٹے نے پھولوں کا کام شروع کر دیا تھا اور دو کمرے بھی پکے بن گئے تھے۔ وہ آہستہ آہستہ گھر بھی بناتی جا رہی تھیں۔ چھوٹے بیٹے کو تعلیم بھی دلا رہی تھیں (بعد میں وہ ماڈرن موٹرز میں ملازم ہوگیا) بڑی بیٹی کے یہاں بچی کی ولادت ہوئی تو وہ زچگی میں ہی فوت ہوگئی۔ جس کا انہیں بڑا دھکا لگا۔ مگر باوجود اتنے بڑے صدمے کے تین چار دن ہی رخصت لی اور پھر کام پر حاضر ہوگئیں۔ کام پوری دلجمعی اور لگن سے کرتیں۔ احمدیت کی خاطر جان دینے کو بھی کم سمجھتیں۔ بہت خوددار اور محتاط کارکن تھیں۔ اگر کبھی کوئی کڑا وقت آجاتا اور بطور قرض کچھ لیتیں تو بہت جلد تنخواہ سے کٹوا کر رقم واپس کرتیں اور کبھی کسی کی مدد کی طلب گار نہ ہوتیں بچے بڑے ہوگئے اور زندگی میں ذرا سہولت ہوئی تو کام کا دورانیہ مزید بڑھ گیا۔ چھوٹے بیٹے کی شادی بڑے ارمان سے کی اس سے پیار بھی بہت تھا۔ مگر وہ بہت جلد بیوی کو لے کر الگ ہوگیا۔ اور بعد میں پنجاب جا بسا۔ اس کا بھی سخت صدمہ تھا۔ مگر منہ سے کبھی نہ کہتیں۔ اس کے جانے کے بعد اکثر بیمار رہنے لگیں۔ بیماری بڑھی تو لوگوں نے منت سماجت کر کے بیٹے کو واپس بلایا۔ جس دن وہ واپس آیا اسی کے اگلے روز انکی وفات ہوگئی۔ شائد اسی میں دم اٹکا تھا۔ وصیت کی ادائیگی وہ زندگی بھر کر چکی تھیں۔ اس لئے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ لجنہ کراچی کو فخر ہے کہ اسے حبیبہ ہاشمی جیسی بے لوث اور مخلص خادمہ میسّر آئی اور لجنہ کراچی کو اس مقام تک پہنچاتے میں جو کردار انہوں نے ادا کیا ہے وہ اسے کبھی فراموش نہ کر سکے گی خدا تعالےٰ سے دعا ہے کہ اپنی خاص نعمتوں سے حصہ عطا فرمائے۔ اسے خدا تو ایسا ہی کر۔

بقیہ: ص۳ سے آگے

غلط فہمی کا شائبہ بھی پیدا نہیں ہوا۔ فیض کا چشمہ ایک ہی سمت بہتا رہا۔ یعنی ان کی جانب سے میری طرف۔ ان کی محبت اور نوازشات کی کوئی انتہا نہ تھی۔ ان محبتوں اور شفقتوں کا سلسلہ اختتام پذیر ہوا تو صرف ان کی دفات پہ۔ ان کے لئے اور ان کے عزیزوں کے لئے مخلصانہ دعاؤں کے سوا میں ان کی کوئی خدمت بجا نہ لا سکتا تھا۔ اور کسی لحاظ سے بھی ان کی پیہم نوازشات کا بدلہ نہ اتار سکتا تھا۔ میں اس خیال سے کسی قدر تسلی پاتا ہوں کہ مخلصانہ دعاؤں میں مجھ سے کبھی کوتاہی سرزد نہیں ہوئی۔ اب وہ رحلت فرما گئے ہیں۔ اور انہوں نے اپنے پیچھے جو خلا چھوڑا ہے اس سے آپ سب کی زندگیاں اور میری زندگی ہی متاثر نہیں ہوئی ہے بلکہ پاکستان میں بھی اور پاکستان سے باہر بھی ہر جگہ جماعت پر اس کا اثر پڑا ہے۔

حضرت صاحب کی علالت ان کے لئے مسلسل دکھ اور ملال کا موجب رہی۔ اس کی وجہ سے ان کے کندھوں پر عظیم ذمہ داری کا بوجھ آن پڑا۔ اور بسا اوقات انہیں پریشان کن اور بہت کٹھن حالات سے دوچار ہونا پڑا۔ انہوں نے اس بارِ عظیم اور مشکلات و مصائب کو بڑی سنجیدگی و وقار، کامل وفاداری اور بڑی جواں ہمتی اور مستقل مزاجی سے اٹھایا ہر لمحہ انہوں نے اپنے وجود کے ذرہ ذرہ کو خدا تعالیٰ اور اس کے دین کی راہ میں وقف کئے رکھا اور اس راہ میں کئی موتیں اپنے پر وارد کیں۔ ان کی جسمانی وفات ان کے لئے اس کمر جھکا دینے والے بوجھ سے جسے انہوں نے شکایت کا ایک لفظ بھی زبان پر لائے بغیر بطیب خاطر دن اور رات اٹھائے رکھا۔ خوش آئند رہائی کا درجہ رکھتی ہے۔ خواہ دل نے کتنے ہی آنسو بہائے ہوں۔ اور وہ کتنا ہی خون ہوگیا ہو ان کی زبان سے اپنے خالق و مالک کے لئے محبت، اطاعت، وفاداری تسلیم و رضا اور تحمید و تمجید کے الفاظ کے سوا کبھی کوئی لفظ نہیں نکلا۔ وہ ہم سب کے لئے ایک عظیم الشان اور درخشندہ و تابندہ اسوہ تھے"۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز ربوہ

مسل ۲۸۰۸۱ میں میاں سعد احمد گوندل ولد میاں رفیق احمد گوندل قوم گوندل پیشہ طالب علم عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور چھاؤنی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۴/۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد میاں سعد احمد گوندل ۱۴ار پیرکس الیونیو برج کالونی لاہور چھاؤنی۔ گواہ شد نمبر۱- نثار احمد وصیت نمبر ۱۵۷۰۱ گواہ شد نمبر۲- مقصود احمد باجوہ وصیت نمبر ۲۵۹۶۰-

مسل ۲۸۰۸۲ میں عبد الشافی خان ولد عبد السلام خان صاحب قوم افغان پیشہ طالب علم عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور چھاؤنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۵/۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ عبد الشافی خان E/27 کیولری گراؤنڈ لاہور چھاؤنی۔ گواہ شد نمبر۱- کبیر احمد مبشر لاہور چھاؤنی گواہ شد نمبر۲- عبد الحمید ولد چراغ محمد لاہور چھاؤنی۔

مسل ۲۸۰۸۳ میں خورشیدہ السلام بیوہ عبد السلام صاحب قوم افغان پیشہ خانہ داری عمر ۷۴ سال بیعت ۱۹۶۴ء ساکن لاہور چھاؤنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۵/۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (۱) حق مہر ۵۰۰/- روپے (۲) فریج مالیتی ۷۰۰۰/- روپے (۳) واشنگ مشین مالیتی ۲۰۰۰/- روپے اس وقت مجھے مبلغ ۴۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ خورشیدہ السلام 12/4-E سٹریٹ ۷ کیولری گراؤنڈ لاہور کینٹ۔ گواہ شد نمبر۱ عبد الشافی خان پسر موصیہ مسل ۲۸۰۸۲ گواہ شد نمبر۲- عبد الولی خان پسر موصیہ۔

مسل ۲۸۰۸۴ میں ریاض مسعود عباسی ولد نذیر احمد عباسی قوم قریشی عباسی پیشہ ملازمت عمر ۳۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۶/۵۲ گاندھی سکوئر لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۵/۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۴۰۰/- روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ ریاض مسعود عباسی ۱۶/۵۲ گاندھی سکوئر ۳۱ چندر گپتا سٹریٹ گوالمنڈی C/O میر کلینک ریلوے روڈ لاہور۔ گواہ شد نمبر۱- ڈاکٹر قاضی منور احمد وصیت نمبر ۲۱۶۰۹- گواہ شد نمبر۲- فیض محمد صادق وصیت نمبر ۲۵۲۹۲

مسل ۲۸۰۸۵ میں مرزا محمد حنیف ولد معراج دین قوم مغل چغتائی پیشہ درزی عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شاہدرہ ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۲/۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ مکان نمبر ۲۰ اور ۲۲ برقبہ ۱ ۳/۴ مرلہ گلی نمبر ۱ شاہدرہ لاہور مالیتی ایک لاکھ دس ہزار اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰/- روپے ماہوار بصورت پسران خود مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ ماسٹر محمد حنیف مرزا درزیاں سٹریٹ شاہدرہ ٹاؤن لاہور۔ گواہ شد نمبر۱ ڈاکٹر محمد دلاور خان زعیم انصار اللہ شاہدرہ لاہور۔ گواہ شد نمبر۲ بشارت احمد سیکرٹری مال شاہدرہ ٹاؤن لاہور۔

مسل ۲۸۰۸۶ میں امتہ الرحیم زوجہ مرزا محمد حنیف قوم مغل چغتائی پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شاہدرہ ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۲/۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) زیور طلائی ۴ ۱/۲ تولہ مالیتی ۱۸۷۵۰/- روپے (۲) حق مہر ۵۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ امتہ الرحیم زوجہ مرزا محمد حنیف درزیاں سٹریٹ نمبر ۴ شاہدرہ ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر۱- ڈاکٹر محمد دلاور خان زعیم انصار اللہ شاہدرہ ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر۲- بشارت احمد ولد محمد رفیق شاہدرہ ٹاؤن لاہور۔

مسل ۲۸۰۸۷ میں تاج بیگم زوجہ شیخ عبد العظیم قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۷۵ سال بیعت ۱۹۳۲ء ساکن نوشہرہ ککے زئیاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۴/۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) زرعی زمین برقبہ ۱۳ کنال ۷ مرلہ مالیتی ۳۰،۰۰۰/- روپے (۲) مکان پختہ برقبہ ۱۰ مرلہ مالیتی ۳۰،۰۰۰ کا ۱/۲ حصہ ۱۵،۰۰۰/- روپے (۳) طلائی بالیاں وزنی ۲/۳ ماشہ مالیتی ۸۰۰/- روپے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ تاج بیگم زوجہ شیخ عبد العظیم نوشہرہ ککے زئیاں ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد نمبر۱ شیخ عبد العظیم خاوند موصیہ وصیت نمبر ۴۵۸۸- گواہ شد نمبر۲ قریشی عبد الرزاق- وصیت نمبر ۲۶۱۰۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ عارضی اصلاحِ نفس کا ذریعہ ہے

قدرتِ ثانیہ کے تیسرے مظہر حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب نے فرمایا:۔

"تحریک وقفِ عارضی کا دوسرا بڑا فائدہ یہ ہے کہ جو لوگ وقفِ عارضی پر جاتے ہیں اُن کو اپنے نفس کا بعض پہلوؤں سے محاسبہ کرنا پڑتا ہے۔ جانے سے قبل انہیں اپنی بعض کمزوریوں کی طرف توجہ ہو جاتی ہے اور دعاؤں کی طرف اُن کی توجہ مائل ہو جاتی ہے یعنی وقفِ عارضی پر جانے کی جو تیاری ہے اس کا بڑا حصہ یہ ہے کہ وہ دعاؤں کی طرف متوجہ ہوتے اور اپنی دینی معلومات میں اضافہ کرتے یا انہیں تازہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جانے سے پہلے کتب کا زیادہ مطالعہ کرتے ہیں اور کچھ کتب اپنے ساتھ لے جاتے ہیں۔ وہ سوچتے ہیں اور اپنی غفلتوں اور کمزوریوں پر نگاہ رکھتے ہیں اور انہیں دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کے اندر یہ جذبہ پیدا ہوتا ہے کہ جب وہ دوسری جگہ جائیں تو لوگوں کے لئے نیک نمونہ بنیں، اُن کے لئے ٹھوکر کا باعث نہ بنیں۔ چنانچہ وقفِ عارضی کے وفود نے دعاؤں کی برکات سے بہت فائدہ اُٹھایا ہے"

(روزنامہ الفضل ۱۲ فروری ۱۹۷۷ء)

ہر گھر کی ضرورت ـــــ خالص دودھ

خوشخبری

اہالیانِ ربوہ کے لئے

مونو ڈیری فارم کا سو فیصدی خالص تازہ فل کریم دودھ جو کہ ہر قسم کی مٹھائی، دہی لسّی اور چائے کے لئے نہایت ہی مناسب اور خوش ذائقہ ہے۔ ہم نے یکم اگست سے آپ کے گھروں کے نزدیک ترین سپلائی کا انتظام کیا ہے۔ رابطہ کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں۔

گلشن سیکرز بالمقابل ایوانِ محمود جنوبی گیٹ ربوہ

ھوالشافی

موٹاپا ـــــ دُبلاپن

"جرمن ہومیو علاج" موثر اور کامیاب ترین ہے۔ ضرور آزمائیں۔

اوقات کار: شام ۵ تا ۳۰:۸

تعطیل: اتوار

عزیز ہومیو پیتھک سٹور

رحمن کالونی۔ یونیورسٹی روڈ۔ ربوہ فون ۴۱۴

پاکستان میں آٹومیٹک پلانٹ پر تیار کردہ

سپر ایشیا واشنگ مشین

مکمل پلاسٹک باڈی۔ شاک سے محفوظ

حسن ٹریڈرز

الناصر مارکیٹ۔ ربوہ

فون: ۴۵۴

مردانہ اولاد سے محروم ٭ بے اولاد ٭ اٹھرا ٭ سوکھا ٭ گرمی ٭ گیس کا علاج کرنیوالے

سنہ ۱۹۱۱ء سے مصروفِ خدمت

مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)

چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ

پوسٹ بکس نمبر ۱۹۰

فون ۷۴۸۴۴ ۷۶۴۹۷ ۰۴۳۱

زیرِ نگرانی: حکیم عبدالحمید اعوان ابن حکیم نظام جان

برانچیں ٭ ربوہ: اقصیٰ چوک نزد لیٹر بکس، ملتان: نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ لاہور: جوہر ویو فیز ۱ بالمقابل مسجد چک مزنگ نزد آخری سٹاپ ممتاز مارکیٹ وفاقی کالونی نیو کیمپس روڈ، چوک قلعہ کالروالہ: تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ، کراچی: محمود آباد نمبر ۳ نزد شبینہ ڈاکخانہ، اسلام آباد: مکان نمبر ۲۰۲۹ گلی نمبر ۱۱ سیکٹر ۱۰/۲-I-9 نزد انڈسٹریل ایریا

خواتین کیلئے انتظام کیساتھ

ملکی خبریں

○ آزاد کشمیر قانون ساز اسمبلی نے سردار عبدالقیوم کو وزیر اعظم، عبدالرشید عباسی کو سپیکر اور راجہ محمد صدیق کو ڈپٹی سپیکر بلا مقابلہ منتخب کر لیا ہے۔ سابق سپیکر اسحاق ظفر کے حلف لینے سے انکار پر سابق وزیر خزانہ راجہ ذوالقرنین نے ارکان سے حلف لیا۔

○ آزاد کشمیر اسمبلی کے سابق سپیکر اسحٰق ظفر نے دعویٰ کیا ہے کہ وہ نئے صدر کے انتخاب تک صدر رہیں گے۔ انہوں نے کہا کہ نواز شریف حکومت کا خاتمہ اب میرا مشن ہو گا۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ ہماری ایٹمی تنصیبات پر اسرائیل کے حملے کا خطرہ ہے انہوں نے یہ بات سعودی روزنامے عرب نیوز کو انٹرویو دیتے ہوئے کہی۔

○ اسلحہ برآمد کرنے کیلئے پولیس کے چھاپے آج سے شروع ہو جائیں گے۔

○ چاول کی قیمتیں بڑھانے اور کیڑے مار ادویات کی درآمد کی اجازت دینے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ وفاقی کابینہ کے فیصلوں کا اعلان کرتے ہوئے وفاقی مشیر اطلاعات نے کہا کہ یکم جنوری ۱۹۹۳ء کے بعد صرف تعلیم یافتہ لوگ پاسپورٹ بنوانے کے اہل ہوں گے۔

○ لاہور میں بنک ڈکیتی کے خلاف تمام قومی بینکوں میں ہڑتال ہوئی اور بنک ملازمین نے احتجاجی جلوس نکالا۔

○ اخباری مالکان کی تنظیم اے پی این ایس نے اخبارات کو بدنام کرنے کی حکومت کی کوششوں کی مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ حکومت نے مخالفین کو دبانے کی پالیسی اپنا رکھی ہے۔

○ کراچی میں ڈکیتی اور رہزنی کی ۸ وارداتیں ہوئیں۔ ایک واردات میں آئل کمپنی کے ڈائریکٹر سے ۳۶ لاکھ روپے کے ڈیپازٹ سرٹیفکیٹ اور کار چھین لی گئی۔

○ گجرات اور سوہاوہ میں بجلی کی لوڈشیڈنگ کے خلاف مظاہرہ کے دوران اے سی پر ہلہ بول دیا گیا۔

○ لاہور ریلوے اسٹیشن پر بم کا دھماکہ کرنے والے ۵ افغان تخریب کاروں کو موت کی سزا سنا دی گئی ہے۔

○ ایئر مارشل اصغر خان نے کہا ہے کہ وہ غیر جانبدارانہ انتخابات کے لئے نگران وزیر اعظم بننے کو تیار ہیں اور وہ انتخابات میں امیدوار بھی نہیں بنیں گے۔

غیر ملکی خبریں

○ ایران میں پاک ایران وزارتی کونسل کا اجلاس شروع ہو گیا ہے۔ پاکستانی وفد میں وزیر خزانہ اور وزیر پٹرولیم شامل ہیں۔ دونوں وزراء نے صدر علی اکبر ہاشمی رفسنجانی سے ملاقات کی۔

○ روس اور امریکہ کے درمیان سربراہ ملاقات کے دوران مہلک ہتھیاروں پر پابندی کے سمجھوتے پر دستخط ہونے متوقع ہیں۔ امریکی صدر بش ماسکو پہنچے تو روس کے نائب صدر اور وزیر خارجہ نے ان کا استقبال کیا روسی افواج نے انہیں گارڈ آف آنر پیش کیا۔

○ امریکہ اور روس کے درمیان دور مار ہتھیاروں میں کمی کے سمجھوتے کے لئے ۶۰۰ صفحات پر مشتمل ۸ دستاویزات تیار کی گئی ہیں۔ اس کے مطابق دونوں ممالک اپنے ہتھیاروں میں ایک تہائی کمی کر دیں گے۔ روس اپنے دور مار ایٹمی ہتھیاروں میں ۷ ہزار کی کمی کرے گا جبکہ امریکہ ایسے نو ہزار ہتھیار کم کر دے گا۔ دونوں ملک ایک دوسرے کی تنصیبات کا معائنہ کریں گے تاکہ معاہدے پر بہتر طریق پر عمل درآمد کیا جا سکے۔

○ روس کی جمہوریہ رشیا اور جمہوریہ لیتھوانیا نے ایک دوسرے کی آزادی کو تسلیم کرنے کے اعلان پر دستخط کئے ہیں۔ اس سے ملک کو متحد رکھنے کی صدر گورباچوف کی کوششوں پر منفی اثر پڑے گا۔

○ یوگوسلاویہ کی ریاست کروشیا نے کہا ہے کہ اگرچہ یوگوسلاویہ کی وفاقی حکومت سے لڑنے میں ان کا نقصان ہو رہا ہے لیکن وہ آزادی حاصل کرنے کے لئے یہ قربانی دینے کو تیار ہیں۔

○ اسرائیل مشرقِ وسطیٰ کی مجوزہ امن کانفرنس میں شرکت کرنے پر آمادہ ہو گیا ہے۔ مذاکرات میں فلسطینی وفد کی شرکت پر امریکہ کے ساتھ اتفاق رائے ہو گیا ہے۔